

وہ لڑکا جس نے مسکرانا سیکھا

ایک ذہنی وقفہ

میرا پہلا نقاب جھوٹ بن کر نہیں آیا۔

وہ مسکراہٹ بن کر آیا۔

کسی نے مجھے بٹھا کر یہ نہیں کہا، “جو تم ہو اُسے چھپاؤ۔”

بچوں کو ہدایات اتنے سیدھے طریقے سے کم ہی ملتی ہیں۔ سبق تائید کے بھیس میں آتے ہیں۔ ایک نظر۔ سر کی ایک جنبش۔ ایک خاموشی جو تب غائب ہو جاتی ہے جب تم ٹھیک طرح پیش آؤ۔

میں نے جلد ہی سیکھ لیا کہ میرے مسکرانے پر لوگ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

بڑے کم فکرمند لگتے۔

کمرے زیادہ پُرسکون ہو جاتے۔

تناؤ ڈھیلا پڑ جاتا۔

میں نے ایک عجیب قسم کی طاقت دریافت کی۔ زور کی طاقت نہیں۔ اختیار کی طاقت نہیں۔ دوسروں کے لیے زندگی آسان کر دینے کی طاقت۔

شروع میں یہ سب معصوم سا لگتا تھا۔

بچہ ہم آہنگی یوں چاہتا ہے جیسے پودا دھوپ۔

مگر ہر تحفے کی ایک چھپی ہوئی قیمت ہوتی ہے۔

میں اپنے اردگرد کے جذباتی موسم کو پڑھنا جتنا سیکھتا گیا، اپنی آب و ہوا پر اتنی ہی کم توجہ دیتا گیا۔

مجھے پتا ہوتا کہ دوسرے کب مایوس ہیں۔

مجھے پتا ہوتا کہ وہ کب غصے میں ہیں۔

مجھے پتا ہوتا کہ انہیں کب تسلّی کی ضرورت ہے۔

مگر میں شاذ ہی رک کر پوچھتا کہ مجھے کیا چاہیے۔

میں ڈھل جانے میں ماہر ہو گیا۔

یہ ہنر آگے چل کر میرے بہت کام آنے والا تھا۔

برسوں بعد یہی مجھے ثقافتوں، ملکوں، زبانوں اور براعظموں کے آر پار کام کرنے میں مدد دینے والا تھا۔

مگر پیشہ ورانہ اثاثہ بننے سے پہلے یہ محض بقا کی ایک تدبیر تھا۔

ایک لڑکا جو امن قائم رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

نقابوں کا مسئلہ یہ نہیں کہ وہ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ وہ کام کر جاتے ہیں۔

وہ اتنا اچھا کام کرتے ہیں کہ آخر کار لوگ اِس اداکاری پر انعام دینے لگتے ہیں۔

اور جب کوئی اداکاری محبت، تائید اور اپنائیت پیدا کرنے لگے تو اُسے اتار دینا خطرناک ہو جاتا ہے۔

تماشائی کھو بیٹھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سو میں مسکراتا رہا۔

اِس لیے نہیں کہ میں خوش تھا۔

اِس لیے کہ یہی توقع کی جاتی تھی۔

اور اُس مسکراتے بچے کے اندر کہیں ایک سوال بستا تھا جو دھائیوں تک میرا پیچھا کرنے والا تھا:

اگر سب کو نقاب سے محبت ہے تو اُس کے نیچے والے چہرے کا کیا بنتا ہے؟

فرڈیننڈو

Gillette ← PDF، مریض کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

The Corpus · نقشے · کتب خانہ · Wood · Opera · Genesis · One Door · Vatican · رابطہ